© rasailojaraid.com

محمد عبیداللہ خاں صاحب عفیف قسط ۳

عقیقہ اور قربانی کی شرعی حیثیت

بسلسلہ

کیا اسلام میں قربانی جائز ہے

قربانی اور قران مجید:- قرآن مجید میں جس مخصوص انداز میں جہاں دوسرے مسائل زندگی کا بیان موجود ہے وہاں قربانی کی مشروعیت، تاریخ اور تفصیل بھی موجود ہے۔ چنانچہ سورۃ حج میں ہے۔ اور ہم نے ہر ایک امت کے لیے قربانی مقرر کی، تاکہ وہ اللہ تعالےٰ کے بخشے ہوئے مویشیوں پر اس کا نام ذکر کریں۔ الحج ۳۴۔

مفسرین کی تصریحات:- امام فخرالدین رازیؒ ۶۰۶ھ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عہد سے لے کر مابعد کی تمام امتوں میں قربانی مشروع چلی آ رہی ہے اور مَنْسَکٌ زیر کے ساتھ قربانی کے معنیٰ میں ہے۔ تفسیر کبیر ج ۶ ص ۲۳۲۔

امام ابن کثیر ۷۷۴ھ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں بتا رہا ہے کہ اس کے نام قربانیاں ذبح کرنا اور خون بہانا تمام امتوں میں ایک مشروع عمل چلا آ رہا ہے۔ تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۲۱

امام شوکانیؒ م ۱۲۵۰ھ لکھتے ہیں۔ اَلْمَنْسَکُ ھٰھُنَا المصدر من نَسَکَ یَنْسُکُ اذا ذبح القربان. ... والمعنیٰ وجعلنا لکل اھل دین من الادیان ذبحا یذبحونہٗ ودما یُھْرِیْقُوْنَہٗ. فتح القدیر ج ۳ ص ۴۵۲۔ کہ مَنْسَکَ یہاں نَسَکَ یَنْسُکُ کا مصدر ہے جس کا معنیٰ ہے قربانی ذبح کرنا .... اور آیتِ مقدسہ کا معنیٰ یہ ہے کہ ہم نے تمام اہلِ ادیان پر قربانی ٹھہرائی جو وہ ذبح کرتے تھے۔

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے بالکل تصریح کر دی کہ یہاں منسک کے معنیٰ قربانی ہی ہیں۔

شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رقمطراز ہیں۔ جتنے مویشی ہیں ان کا حق یہی ہے کہ کام لے لیجئے پھر کعبے کے پاس لے جا کر نیاز چڑھا دیجئے یہ بات دشوار ہے تو یہاں بسم اللہ اللہ اکبر کہا اور ذبح کیا یہ نشانی ہے کہ اللہ کی نیاز کعبے کو چڑھا یا دور ہو یا نزدیک موضح القرآن ص۔

شاہ صاحب نے اس مختصر سی تفسیر میں قربانی کی پوری حقیقت سمو کر رکھ دی ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی م۔ قربانی کے اسرار بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الذبح لا یکون قربۃ الا بتشبہ الحاج۔ حجۃ اللہ ج ۱ ص ۹۹ - یہ قربانی حاجیوں سے عملی تشابہ کیلئے ہی تو ہے دوسرے مقام پر مزید لکھتے ہیں یوم الاضحیٰ فیہ تشبہ بالحاج و تعرض لنفحات اللہ تعالیٰ المعدۃ لھم۔ حجۃ اللہ ج ۱ ص ۹۹ - مکہ مکرمہ سے باہر دوسرے اکناف کے مسلمانوں کو بھی پابند کیا گیا ہے کہ وہ حاجیوں سے مشابہت پیدا کر کے اللہ تعالیٰ کے اس فیضان سے مستفیض ہوں جو ان کے لیے تیار فرمایا گیا ہے۔

قربانی کا یہ طریقہ جس طرح پہلی امتوں کے لیے ہے اسی طرح ہماری شریعت محمدی میں بھی مقرر کیا گیا ہے۔

۲ - آیت نمبر ۲ - اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا صرف رب العالمین کے لیے ہے - اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی چیز کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے میں سر اطاعت جھکانے والا ہوں - سورۃ الانعام ۱۶۲ و ۱۶۳ -

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں - اللہ تعالیٰ ان آیات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دے رہا ہے کہ مشرکین پر واضح کر دیں کہ تم جو غیر اللہ کی نماز پڑھتے ہو اور غیر اللہ کے نام قربانی کرتے ہو میں اس طریق عبادت کے سخت مخالف ہوں کہ میری نماز بھی خالصۃ اللہ کے لیے ہے اور میری قربانی بھی اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے - تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۱۹۸ و فتح القدیر ج ۲ ص ۱۸۵ -

۳ مفسرین کے ارشادات ۱ - فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ - الکوثر ۲ - پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر -

تقریباً تمام قدیم و جدید مفسرین کے نزدیک "انحر" سے مراد دس ذوالحجہ کی قربانی ہے چنانچہ مفسر فخر الدین رازی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۰۶ھ، امام ابن کثیر ۷۷۴ھ، مفسر شوکانی ۱۲۵۰ھ مفسر محمود آلوسی حنفی ۱۲۷۰ھ، مفسر قرطبی مالکی ۶۷۱ھ نواب سید صدیق حسن اور شیخ احمد مراغی ۱۹۴۵ء وغیرہ نے اس کو ترجیح دی ہے - ہمیں اعتراف ہے کہ مفسرین نے اس کے علاوہ اور معنیٰ بھی کئے ہیں لیکن وہ صحیح نہیں ہے - ان دلائل قاطعہ اور نصوص ساطعہ سے نہ صرف یہ ثابت ہوا کہ قربانی بلاشبہ مشروع اور شعار اسلام میں سے ہے - بلکہ مسئلہ قربانی کے منکرین کے اس مغالطہ کی بھی قلعی کھل گئی کہ قرآن میں جس قربانی کا تذکرہ ہے وہ تو صرف مکہ میں منیٰ کے میدان میں حاجی کے ساتھ خاص ہے -

اب یہاں پر تو کوئی حج وغیرہ کا ذکر نہیں - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے ساری امت کو قربانی ذبح کرنے کا حکم دیا گیا ہے - لہٰذا عید الاضحیٰ کی قربانی کا انکار اصل میں قرآن نافہمی کی بات ہے - اعاذنا اللہ منہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قربانی کے متعلق حضورؐ کے ارشادات و تعامل:۔ قرآن مجید کی تین آیاتِ مقدسہ سے قربانی کا ثبوت بہم پہنچانے کے بعد اب ہم یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ قربانی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے لیے کیا کچھ ارشادات فرمائے ہیں۔ یوں تو مسئلہ قربانی اور اس کے مفصل احکام تفسیر و حدیث کی کتابوں میں درج ذیل انیس ۱۹ صحابہ کرام سے مروی ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت براءؓ، حضرت زیدؓ بن ارقم، حضرت عائشہؓ، حضرت ام سلمہؓ حضرت ابن عباسؓ، حضرت جابرؓ بن عبداللہ حضرت جبیرؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابو درداءؓ، حضرت مخنفؓ بن سلیم، حضرت بریدہؓ، حضرت ابو رافعؓ حضرت انسؓ، حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ، حضرت ثوبانؓ، حضرت ابو سعید خدریؓ، حضرت جندبؓ، حضرت عویمر بن اشقر وغیرہ۔ تاہم اختصار کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف دس فرامین مقدسہ حوالہ قرطاس کیے جاتے ہیں۔ پڑھیے اور پروفیسر صاحب کو ان کی ہمہ دانی کی داد دیجیے۔

۱۔ عن زید بن ارقم قال قال اصحابُ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ مَا ھٰذِہِ الاَضَاحِی قَالَ سُنَّۃُ اَبِیکُمْ ابراھیمَ علیہ السلام الخ رواہ احمد و ابنِ ماجۃ، تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۲۱ ومشکوٰۃ ص ۱۲۹ ونیل الاوطار ج ۵ ص ۱۲۳۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا یہ قربانیاں کیا ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہیں۔

۲۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا اَنَّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مَا عَمَلَ آدَمِیٍ مِنْ عمل یوم النحر اَحَبَّ اِلی اللہ مِن اھراقِ الدمِ الخ و ھذا حدیث حسن غریب، تحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی ج ۲ ص ۳۵۲ وابن ماجہ ص ۲۳۲۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کے دن کسی شخص کا کوئی عمل اللہ کو اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ خون بہائے۔

۳۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ وَجَدَ سَعَۃً فَلَمْ یُضَحِّ فَلَا یَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا۔ ابنِ ماجہ ص ۲۳۲ و رواہ احمد، نیل الاوطار ج ۵ ص ۱۲۳۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صاحبِ حیثیت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔

۴۔ حضرت براء بن عاذب کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربان کے دن خطبہ ارشاد فرمایا اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِہٖ فِی یومِنَا ھٰذَا اَنْ نُصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ مَنْ فَعَلَہٗ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا الخ صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۳۴ وصحیح مسلم ج ۲ ص ۱۵۴ و محلی ابن حزم ج ۷ ص ۳۷۳۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آج کے دن ہم پہلے نمازِ عید پڑھتے ہیں پھر پلٹ کر قربانی کرتے ہیں۔ لہٰذا جس نے اس طریقہ کے موافق عمل کیا اس نے ہماری سنت پالی۔

۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَلْيُعِدْ کہ جس نے نمازِ عید سے پہلے قربانی ذبح کرلی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے۔

۶۔ حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا أُخْرٰى۔ کہ جس نے نماز سے قبل قربانی کرلی ہو وہ اس قربانی کے بدلے دوسری قربانی کرے۔

رَوَاهُمَا بخاری ص ۸۳۴ ج ۲۔

۷۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سال قحط کی وجہ سے رسول اللہ صلعم نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔ اگلے سال جب ہم نے پوچھا تو فرمایا كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا۔ کھاؤ کھلاؤ اور ذخیرہ کرلو[1]۔ صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۳۵ اور مؤطا امام مالک رح میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ مؤطا ص ۴۹۶۔

۸۔ أَنَّ عُوَيْمِرَ بْنَ أَشْقَرَ ذَبَحَ أُضْحِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ يَوْمَ الْأَضْحٰى وَأَنَّهُ ذَكَرَ ذَالِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَمَرَهُ أَنْ يَعُودَ بِأُضْحِيَّةٍ أُخْرٰى۔ مؤطا امام مالک ص ۴۹۵۔

جناب عویمر رضی اللہ عنہ نے عید قربان کے دن نمازِ عید کو جانے سے قبل قربانی کری۔ اور پھر اس بات کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا۔

۹۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الأَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّونَ۔ تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۳۷۰ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے الفاظ الأضحٰى يوم يُضَحِّي الناس ہیں تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۱۷۔

الاضحٰی (عید قربان) وہ دن ہے جس میں لوگ قربانیاں کرتے ہیں۔

۱۰۔ عن حنش قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رضي الله عنه يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هٰذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أَوْصَانِي أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ۔ ابو داؤد مع شرح عون المعبود ج ۳ ص ۵۰۔

---

[1] ذخیرہ کرلو۔ بعض دوستوں کا کہنا ہے کہ چونکہ ابتداء میں صحابہ کی حالت نازک تھی۔ کئی کئی دن فاقے پڑتے تھے اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو رواج دیا تھا لیکن یہ بات محل نظر ہے ذخیرہ کرنے کی اجازت سے پتہ چلتا ہے کہ اب فاقوں والی بات نہیں رہی۔ اس سے پہلی امتوں میں بھی قربانی رائج تھی، کیا وہ سب بھوکوں مر رہے تھے؟ (زبیدی)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وتحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۳۵۴ حنش کہتے ہیں میں نے حضرت علیؓ کو دو مینڈھے قربانی کرتے دیکھا میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وصیت فرمائی کہ میں آپؐ کی طرف سے قربانی دیتا رہوں ۔ چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی دیا کرتا ہوں ۔

تلک عشرۃ کاملۃ وھل فیھا کفایۃ لمن لہٗ ادنیٰ درایۃ ۔

قربانی کے متعلق حضورؐ کا اپنا دس سالہ عمل مبارک :۔ (۱) عن انس اَنَّ رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنکفاء اِلٰی کبشین اَقرنین اَملحین فذبحھما بیدہٖ ۔ صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۳۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز عید کے بعد) چتکبرے بڑے سینگوں والے دو مینڈھوں کی طرف پلٹے اور ان کو اپنے ہاتھ سے قربان کیا ۔

۲ ۔ عن ابنِ عمر قَالَ اَقام رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ عشر سنین یُضحّی ۔ تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۳۵۹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں دس سال مقیم رہے اور ہر سال قربانی کرتے رہے ۔

۳ ۔ عن نافع ان ابنِ عمر اخبرہٗ قَالَ کَانَ رسول اللہ یذبح و ینحر بالمصلیٰ ۔ صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۳۳ ، عون المعبود ج ۳ ص ۵۶ و ۵۸ و ابن ماجہ ص ۲۳۵ ۔ نافع کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ ہی میں ذبح اور نحر فرمایا کرتے تھے ۔

عن ابی رافع اَنّ رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اذا ضحّیٰ اشتریٰ کبشین سمینین اَقرنین اَملحین ثم یقولُ ھٰذا عن محمد و آلِ محمد نُیُعطیھما جمیعاً لِلمساکین وَ یاکُلُ ھُوَ وَ اھلُہٗ مِنھُما رواہ احمد و ابنِ ماجۃ تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۲۲ ۔

۴ ۔ حضرت ابو رافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی دیا کرتے تھے تو دو موٹے تازے سینگوں والے چتکبرے دنبے خریدا کرتے تھے ۔ جب نماز اور خطبہ سے فارغ ہو چکتے تو ایک دنبہ آپ کے پاس لایا جاتا جسے چھری سے خود ذبح کرتے ۔ پھر دوسرا پیش کیا جاتا اُسے بھی آپ ہی ذبح فرماتے اور فرماتے یہ محمدؐ اور آلِ محمدؐ کی طرف سے ہے تو ان سے خود بھی کھاتے ، گھر والے بھی کھاتے اور مسکینوں کو بھی کھلاتے ۔

۵ ۔ عن عقبۃ بن عامر الجُھنی قال قسم النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بین اَصحابہٖ ضحایا ۔ صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۳۲ ۔ عقبہ بن عامر جھنی سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے درمیان قربانی کے جانور تقسیم فرمائے ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۶۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا ضحّٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ازواجہ بالبقر۔ صحیح بخاری ج ۲۔ ص ۸۳۲ و محلی ابن حزم ج ۷ ص ۳۷۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے سفر میں گائے کی قربانی کی۔

۷۔ عن جابر بن عبد اللہ قال ضحّٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عید بکبشین، ابن ماجہ
حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن دو مینڈھے قربانی کیے۔

۸۔ عن ابی بکرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب ثم نزل فدعا بکبشین فذبحھما ھذا حدیث صحیح تحفة الاحوذی ج ۲ ص ۳۶۴۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کا خطبہ پڑھا پھر منبر سے اترے اور دو مینڈھے منگوائے اور ان کی قربانی کی۔

۹۔ عن بریدة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغدو یوم الفطر حتی یطعم ولا یطعم یوم الاضحی حتی یصلی فیأکل من اضحیتہ رواہ احمد والترمذی وصححہ ابن حبان سبل السلام ج ۲ ص ۶۵ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید الفطر کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کھائے بغیر نماز عید کے لیے نہیں نکلتے تھے۔ اور عید الاضحی کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ سے واپسی تک کچھ نہ کھاتے تھے اور واپس آکر اپنی قربانی کا گوشت تناول فرماتے تھے۔

۱۰۔ عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحیتہ ثم قال یا ثوبان اصلح لحم ھذہ فلم ازل اطعمہ منھا حتی قدم المدینة۔ صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۵۹ ۔ عون المعبود ج ۳ ص ۵۹۔

حضرت ثوبان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں اپنی قربانی ذبح فرمائی پھر مجھے فرمایا کہ اس قربانی کا گوشت سنبھال رکھو میں آپ کو برابر اس کا گوشت کھلاتا رہا تا آنکہ آپ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

© rasailojaraid.com